اتنے متضاد بنا دیئے ہیں کہ کسی بھی غیر جانبدار قاری کیلئے حقیقت تک رسائی پانا مشکل ہوگیا ہے۔ یہ واقعہ تضادات کا مجموعہ بن کر رہ گیا جس پر انگریز مؤرخین نے طبع آزمائی کی اور حقیقت گم شدہ کی تلاش میں تحقیقی جدوجہد کی ہے مگر کسی کے ہاتھ میں سچائی کا سررشتہ نہ آیا۔

بہرحال دستیاب معلومات کی روشنی میں ایک ہی رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ اس سازش کے تیار کرنے والے لوگوں نے اتنی مہارت سے تانا بانا بنا کہ قتل حسین ؓ کے سنگین جرم کے مرتکب اور ذمہ دار افراد نے گویا قتل سے پہلے ہاتھوں پر دستانے پہن رکھے تھے۔ وہ اتنا ضرور جانتے تھے کہ امیر یزید اور حضرت حسین ؓ کے درمیان بیعت کا تنازعہ ایسی صورت اختیار کر چکا تھا کہ قتل کوئی بھی کرے ذمہ داری نہایت آسانی سے امیر یزید پر ڈالی جائے گی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ہم یہ ضرور کہیں گے کہ وہ لوگ بڑے بے درد ہیں جو واقعہ کربلا کو کرسی کی جنگ کہتے ہیں۔ حیاتِ حسین ؓ میں حب جاہ کا کوئی عنصر تاریخ میں بیان نہیں ہوا۔ وہ زہد و ورع، سخاوت و عطا اور بخشش خطا کا پیکر تھے۔ سبائی اور کوفی اشرار نے ان کی سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھایا۔ کربلا میں لا بٹھایا۔ لڑنے کا وقت آیا تو منہ موڑا۔ شہید ہوگئے تو مشہد کو ماتم کدہ بنایا۔

کنٹوپ اور بجلی

ہر آنے والا وزیر اعظم حلف اٹھانے کے بعد پھرتیاں دکھاتا، بلکہ انتخابی مہم کے دوران ہی دو ماہ، چھ ماہ یا تخت نشینی کے بعد اس وقت تک لوڈشیڈنگ کا عذاب خود بھی اٹھانے کا اعلان کرتا ہے جب تک ہر شہری اور دیہاتی صارف اس درد میں مبتلا رہتا ہے۔ میاں شہباز شریف کے اعلانات کو، بڑے بھائی نے، ان کی جذباتیت کا اثر قرار دے کر مسترد کر دیا تو عوام کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ البتہ شوکت عزیز اور یوسف رضا گیلانی کی طرح لوہے کا کنٹوپ سر پر سجا کر وزیر اعظم نے نیلم جہلم کے مقام اتصال پر زیر تعمیر بجلی گھر کے محل وقوع پر جا فوٹو بنوائی جس سے یہ تاثر دیا کہ بجلی بنانا ان کی اولین ترجیح ہے۔ ہر صارف کا یہی خیال تھا کہ دونوں میاں صاحبان اور کچھ کریں یا نہ کریں لوڈشیڈنگ مٹا کے دم لیں گے مگر یہ خیال، خیال ہی رہا اور لوڈشیڈنگ کا عذاب بدستور قائم، بلکہ شدید تر ہوگیا ہے۔

وزیراعظم کہیں تو مان لینا واجب ہے کہ بجلی کی پیداوار بڑھ گئی ہے اور صورتِ حال گزشتہ ادوار سے بہتر ہوئی ہے مگر زمینی حقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ حکومت رمضان شریف کے دوران بھی اپنا یہ وعدہ پورا

نہ کرسکی کہ افطار و سحر کے اوقات میں لوڈ شیڈنگ نہ ہوگی۔ روزہ داروں نے سحری کا انتظام بارہا موم بتیاں جلا کر کیا۔ دوسرا عذاب یہ ہوا کہ صارفین جو صاحب استطاعت ہیں ذاتی جنریٹر گیس سے چلانے لگے یوں بیشمار گھرانوں میں چولہے ہی ٹھنڈے ہو گئے۔ لوڈ شیڈنگ کا شیڈول تیار کرنے والے اہلکار کیوں اتنے ظالم ہو گئے ہیں کہ عین نماز تراویح، نماز جمعہ اور نماز پنجگانہ کے اوقات میں تاک کر بجلی بند کر دیتے ہیں۔ وزیر اعظم اس کا تو نوٹس لیں۔

وزیر اعظم کی ترجیحات ہی کسی دشمن نے متعین کی ہیں۔ میاں شہباز شریف عوام سہولت کیلئے جو انفراسٹرکچر تیار کر رہے ہیں، ان کی اہمیت اپنی جگہ درست ہے۔ سی پیک کا قومی منصوبہ بھی برحق ہے مگر جب لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو 18 کروڑ لوگ بیک آواز بلبلا اٹھتے ہیں اور حکومت کو کوسنے لگتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ تو ماڈل ٹاؤن میں رہتے ہیں کیا وہ اپنے پڑوس میں، طفلانِ شیر خوار کی فلک شگاف چیخیں نہیں سنتے ہیں، جو لوڈ شیڈنگ شروع ہوتے ہی ایک ایک رات میں کئی کئی بار بلند ہوتی اور ان کے خلاف احتجاج کرتی ہیں۔

حکومت پھولوں کی نہیں، کانٹوں کی سیج ہوتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ عمران خان اور ڈاکٹر طاہر القادری جیسی غیر ذمہ دار اپوزیشن انہیں ملی ہے جو واقعی عہد کئے ہے کہ انہیں کام نہیں کرنے دیا جائے گا لیکن وہ یہ بھی تو سوچا کریں کہ وہ خود صدر زرداری اور یوسف رضا گیلانی کیلئے کیسی اپوزیشن تھے اور اگر اس وقت کی عدلیہ کا رویہ بھی سامنے رکھا جائے تو ان کی حکومت ایک بے بس حکومت تھی۔ اس لیے یہ عذرِ لنگ کوئی نہ تسلیم کرے گا کہ عمران خان نے انہیں کام نہیں کرنے دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں کہ یہ غیر ذمہ دار اپوزیشن، جس کا کام صرف سڑکیں بند کرنا اور دھرنے دینا ہی رہ گیا ہے اور جس کے ہاتھوں عوامی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی اور کاروباری طبقہ تباہ ہو گیا ہے آئندہ انتخابات میں ان کیلئے کوئی بڑا چیلنج نہ ثابت ہوگی۔

گلوبل وارمنگ تھیوری درست ہے اسی لیے تو اکتوبر میں بھی بجلی نہ ہو تو سانس لینا مشکل ہے۔ نیلم جہلم تو شاید کبھی فنکشنل نہ ہو۔ کم از کم نندی پور ہی چلا دیں مگر یہ بھی چلتا تھوڑا اور رکتا زیادہ ہے بلکہ بجلی پیدا کرنے کی جگہ ہر روز نئے سکینڈل کو جنم دے رہا ہے۔ خواجہ آصف، دفاع کا قلمدان وزیر اعظم کے سپرد کر کے اپنا دفتر اگر نندی پور لے آئیں تو شاید قوم کا کچھ بھلا ہو جائے سردست تو 2017ء یا 2018ء میں لوڈ شیڈنگ کے خاتمہ کی نوید پر ایمان لانا مشکل لگتا ہے کیونکہ آثار زمینی اس کی تائید نہیں کرتے۔ و ما علینا الا البلاغ.